© rasailojaraid.com

سیّدنا امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

زِ مہر و ماہ سلام و زِ برگ برگ دُرود

ہزار صبحِ بہار از نگاہ می چکدش
جنوں ز سایۂ زلفِ سیاہ می چکدش

چمن چمن گل و نسریں ز عکسِ رُخ ریزد
سبد سبد گل خنداں ز راہ می چکدش

بہ پیش گاہ جمالش جلال سر بہ سجود
چہ خندہ گو چہ تبسّم کہ جاہ می چکدش

صد آفتاب بہ زیرِ گلیم می رخشد
ز دلقِ فقر چہ گویم کہ ماہ می چکدش

چہ شورہاست بجانم ز خندۂ نمکیں
چہ فتنہ ہا کہ ز چشمِ سیاہ می چکدش

ہزار حشر بدامن ہزار فتنہ بجیب
ہزار فتنہ ز چشمِ سیاہ می چکدش

چہ گفتگو چہ تبسّم شہادتے بحدوث
ز نورِ چہرہ قدم را گواہ می چکدش

قدم بہ جلوہ بہ بیں و حدوث را بہ جبیں،
چہ جلوہ و چہ جبیں لَا اِلٰہ می چکدش

نگہ گُنبد بہ بختِ بلند بیوہ زنے
کہ از کنارِ غریبش چہ ماہ می چکدش

حذر ز خاکِ نشستنے شکستۂ دل ریش
کہ صد ہزار جہنّم ز آہ می چکدش

زِ مہر و ماہ سلام و زِ برگ برگ دُرود
چہ خاکِ طیبہ کہ شام و پگاہ می چکدش

بہ تو ندیم سیہ رُو چہ ماجرا گوید
جز ایں کہ از سرِ ہر مو گناہ می چکدش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

ظہورِ قدسی

رات لیلۃ القدر بنی ہوئی نکلی، اور خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دُنیا میں پھیل گئی۔ مؤکلانِ شبِ قدر نے مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ کی سیجیں بچھا دیں۔ ملائیکانِ ملاءُ الاعلیٰ نے تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا کی شہنائیاں شام سے بجانی شروع کر دیں۔ حوریں بِإِذْنِ رَبِّهِم کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ کی میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی، تارے نکلے اور طلوعِ ماہتاب سے پہلے عروسِ کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہو گئے، چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی چادر سیمین سے ڈھک دیا، آسمان کی گھومنے والی قوسین آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں بروج نے ستیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے دریا بہنے سے رُک گئے۔ اور کارخانۂ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہو گیا۔ انتظام و اہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا، نسیمِ سحری کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت، کلیوں میں خوشبو، کونپلوں میں بو محوِ خواب ہو گئی، درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہو کر سربسجود ہو گیا، ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی، برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہو گیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک منٹ کے لئے غیر متحرک ہو گیا، اس کے بعد وہ منٹ آ گیا، جس کے لئے یہ سب انتظامات تھے فرشتوں کے پرے خوشبوؤں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے مجموعے میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہمِ غیب نے منادی کی کہ افضل البشر خاتم الانبیاء سراپردۂ لاہوت سے عالمِ ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں رات نے کہا میں نے شام سے ایک سال انتظار کیا ہے۔ اس گوہرِ رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا میرا رتبہ رات سے بلند ہے مجھے کیوں محروم رکھا جائے، دونوں کی حسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں کچھ حصہ دن کا لیا۔ کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نورِ علی نور کی نورانی

© rasailojaraid.com